بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (پ ۲ البقرہ)

اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا تاکہ تم عالم انسانیت کے نگراں (شہید) بنو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر نگراں (شہید) ہوں

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

ختمِ نبوّت کا عملی تقاضہ

"تبلیغی مرکز" دیندار انجمن

این ۱۱۵ - کورنگی ۳ - کراچی ۳۱ (مغربی پاکستان)

جمعۃ الوداع، ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء

(ایجوکیشنل پریس کراچی)

اللہ اکبر

میثاق رکنیت

"تبلیغی مرکز" دیندار انجمن

آج میں حسب فرمان رب ذوالجلال

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (پ ۱۱ ع ۳)	اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے عوض خرید لیا ہے۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے۔ توریت انجیل اور قرآن میں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ عہد کا پورا کرنیوالا کون ہے۔ پس تم اس سودے پر جو تم نے کیا ہے خوش ہو جاؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے

اپنے گناہوں سے توبہ کر کے صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور فرقہ واریت سے پاک ہو کر اسلام کے پھیلانے کے لئے ہر وقت جان و مال سے تیار ہوں گا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (پ ۴ آل عمران ع ۱۴۷)

نام اور پورا پتہ ....

عمر .... علمی قابلیت ....

کاروبار، پیشہ یا ملازمت کی تفصیل ....

دستخط ....

تاریخ ....

(میثاق رکنیت خط بھیج کر مرکز سے طلب فرما لیجئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ (پ ۲۶ الفتح)

وہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ۔ تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اس پر اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے۔

حضور منبع انوار خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ ختمیت مآب پر ایمان لانے کا ایمانی تقاضہ یہ ہے کہ بعد از خاتم النبیین، صلی اللہ علیہ وسلم ہر مدعیٔ نبوت کو کافر، کاذب، دجال سمجھا جائے اور یقین کامل رکھا جائے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہیں آسکتا اس کے ساتھ ہی ختمِ نبوت پر ایمان لانے کا عملی تقاضہ یہ ہے کہ اقوامِ عالم میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ اس زور و شور سے کی جائے کہ دنیا کے کسی گوشہ میں نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کا کلمہ نہ پڑھا جائے۔ تاکہ اعلانِ ختمِ نبوت کا حقیقی منشا پورا ہو اور ہزارہا ادیان اقوام کی اُمتوں کی شکل میں بٹی ہوئی منتشر انسانیت۔ اُس مرکزِ توحید پر جمع ہو جائے جس کی بشارت ہر ہادی قوم نے دی ہے۔ اس طرح نسلِ انسانی حلقہ بگوشِ اسلام

ہو کر تبدیلِ مذہب نہیں بلکہ تکمیلِ مذہب کرلے۔

پس ختمِ نبوت پر ایمانِ کامل رکھنا ذکرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو اقتضائے عالم میں دیوانہ وار تبلیغ اسلام کرنا فکرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور چونکہ قرآنِ حکیم میں ہر جگہ آمَنُوا کے ساتھ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فرما کر۔ ایمان و عمل کی ساتھ ساتھ دعوت دی گئی ہے۔ اس لئے ایمان بے عمل۔ بے نتیجہ ہے اور عمل بے ایمان۔ فعلِ عبث ہے۔ مسلمان۔ جب تک مبلغِ عالم رہا اقوامِ عالم پر غالب و سرخرو رہا۔ جب سے مسلمانوں نے اقوامِ عالم کو دعوتِ اسلام دینے کے اہم فریضہ سے غفلت برتی۔ اُن سے دین بھی گیا اور دنیا بھی ——

لہٰذا —— آیئے کہ ہم سب فرقہ واریت سے پاک ہو کر۔ پھر تن من دھن سے اقوامِ غیر کو دعوتِ اسلام دینے کا بیڑا اٹھائیں تاکہ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (اور تم ہی غالب ہو بشرطیکہ ایمان و عمل میں یکسانیت پیدا کرلو) کا وعدہ پورا ہو۔

تبلیغ اسلام کا مالی نظام

قرآنِ حکیم نے اقوامِ غیر میں تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائی کے لئے مالی فراہمی کا نظام فریضۂ زکوٰۃ سے قائم کیا ہے۔ زکوٰۃ کے معنی ہیں۔ پاکیزگی۔ یا۔ کھیتی کی نمو جو اللہ تعالیٰ کی برکت سے حاصل ہو۔ مال کی زکوٰۃ نکالنا اپنی حلال کمائی کو پاک کرنا اور نیکیوں میں ترقی کرکے اپنا تزکیۂ نفس کرنا ہے۔ جس طرح حلال جانور بغیر بسم اللہ اللہ اکبر کے پاک نہیں ہوتا اسی طرح صاحبِ نصاب کی حلال کمائی

بغیر زکوٰۃ نکالے پاک نہیں ہو سکتی اور ایسا مال دل و دماغ پر بری اثرات پیدا
کرتا ہے جیسا اس حلال جانور کا گوشت جسے اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو۔

زکوٰۃ انکم ٹیکس نہیں بلکہ مالی عبادت ہے اور جس طرح بدنی عبادتوں
نماز، روزہ، حج، جہاد کے اصول و ضوابط اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔ اسی طرح
مالی عبادت۔ زکوٰۃ۔ کی تقسیم کے قوانین بھی مرتب کر دیئے ہیں، اور جس طرح
بدنی عبادت۔ اللہ کے مقرر کردہ اصول و ضوابط کی پابندی نہ کرنے سے ضائع
ہو جاتی ہے۔ اسی طرح فریضہ زکوٰۃ بھی قرآن حکیم کے مقرر کردہ اصولوں کے تحت ادا
نہ کیا جائے تو یہ مالی عبادت بھی بے سود ہو کر رہ جاتی ہے۔

قرآن حکیم میں بارہا واٰتوا الزکوٰۃ فرما کر اپنے مال سے زکوٰۃ نکالنے کا حکم
دیا گیا ہے، لیکن تقسیم زکوٰۃ کی تفصیلات صرف ایک جگہ بیان کی گئی ہیں اور وہاں
بجائے زکوٰۃ کے "الصدقٰت" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، یعنی وہ مال جو صدق دل سے
دیا جائے۔ گویا وہی زکوٰۃ نفع بخش ہے جو صدقِ دل سے نکالی جائے۔ طوعاً و کرہاً
اظہار جاہ مال کے لئے ریاکارانہ طور پر جو زکوٰۃ نکالی جائے گی بے فیض ہو گی۔
اب تقسیم زکوٰۃ کی آیت پر مفصل غور کیجئے۔

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ	صدقات صرف فقراء کے لئے ہیں اور مسکینوں کے
وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ	لئے اور کارکنانِ صدقت کے لئے اور ان لوگوں
قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ	کے لئے جن کی تالیفِ قلوب ضروری ہو اور غلاموں
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً	(اسیرانِ جنگ) کو آزاد کرانے کے لئے اور
مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (توبہ ۶۰)	قرض داروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے

کے لئے۔ اور مسافر کے لئے (یہ اللہ کی
طرف سے فرض کر دیا گیا ہے) اور
اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں زکوٰۃ کے خرچ کی آٹھ مدات قائم کی گئی ہیں اور حکم
دیا گیا ہے کہ رقوم زکوٰۃ انہی آٹھ مدات میں خرچ کی جائیں۔ اگر تقسیم زکوٰۃ
کے وقت ان مدات کا خیال نہ رکھا گیا تو قرآنی منشاء کے مطابق فریضہ
زکوٰۃ ادا نہیں ہوتا۔

(۱) لِلْفُقَرَاءِ — فقراء کی تعریف قرآنِ حکیم میں یہ ہے:۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِيْ	مدد کے مستحق وہ فقراء ہیں جو اللہ کے کام
سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا	میں ایسے گھرے ہوئے (منہمک) ہیں کہ اپنی
فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ	ذاتی کسب معاش کے لئے زمین میں کوئی دوڑ
أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ	دھوپ نہیں کر سکتے ان کی خودداری دیکھ کر
بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ	ناواقف آدمی یہ گمان کرتا ہے کہ خوشحال ہیں
إِلْحَافًا (۲۷۳)	تم ان کے چہروں سے انہیں پہچان سکتے ہو
	وہ ایسے لوگ نہیں کہ لوگوں سے لپٹ کر مانگیں

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اس آیت
کی تشریح اس طرح کی ہے ——— "اس گروہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا کے
دین کی خدمت میں اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کر دیتے ہیں اور سارا وقت دینی خدمات میں صرف
کر دینے کی وجہ سے اس قابل نہیں رہتے کہ اپنی معاش پیدا کرنے کے لئے کوئی جدوجہد کر سکیں۔"

گویا فقرا۔ وہ متوکل مبلغین اسلام ہیں جو حصولِ معاش کی اعلیٰ صلاحیتیں رکھنے کے باوجود متوکلانہ زندگی اختیار کر کے تن من دھن سے اشاعتِ اسلام میں لگے ہوں۔ یہ جماعت وارث انبیاء ہوتی ہے۔ فراست دیانت سے کما حقہٗ واقف ہوتی ہے۔ اِن کا وجود مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (اللہ کی راہ میں سب کچھ خرچ کر دینے والے) کی عملی تفسیر ہوتا ہے۔ منبع انوار سیّد المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی میں غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ ہجرت و غزوات کی نعمتوں سے سرفراز ہوتے ہیں۔ انہی کی فقیری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فقیری ہے جیسا کہ حضور منبع الانوار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ (فقیری پر مجھے فخر ہے اور فقیری مجھ سے نکلی)۔

(۲) وَالْمَسٰكِيْنِ :- سکوُن کے معنی ہیں۔ حرکت ختم کر کے ٹھہر جانا یہ مفہوم اس کے تمام مشتقات میں مشترک ہے۔ چنانچہ چھری کو سِکِّیْنٌ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس سے ذبیحہ کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ پس مسکین وہ ہے جس کی حرکتِ عمل مالی مجبوری اور بے بسی کی وجہ سے رُک گئی ہو یا رُکنے والی ہو۔ مثلاً قرآن حکیم میں غریب ملاحوں کو مساکین کہا گیا ہے اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ (۱۸/۹ الکھف) (وہ کشتی چند مسکینوں کی تھی جو سمندر میں محنت مزدوری کرتے تھے)۔ صحیحین کی ایک حدیث میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکین کی یہ تعریف کی ہے الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسأل الناس یعنی جسے ایسے وسائل میسر نہیں کہ تونگر کر دیں۔ جس کا فکر ظاہر نہیں کہ لوگ خیرات دیں۔ جو خود سوال کے لئے کھڑا نہیں ہوتا کہ لوگوں کے سامنے

ہاتھ پھیلائے۔ اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ کی آیت - ۲۷۳ - يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْــَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا (۲۷۳/۲) (ترجمہ :- ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف آدمی یہ گمان کرتا ہے کہ خوش حال ہیں۔ تم ان کے چہروں سے اُنھیں پہچان سکتے ہو۔ وہ ایسے لوگ نہیں کہ لوگوں سے لپٹ کر مانگیں۔) پس دنیاداری میں مسکین وہ لوگ ہیں جو صلاحیتیں رکھنے کے باوجود کامل اسبابِ معیشت سے محروم ہوں۔ جیسے سورۂ کہف میں کشتی کے غریب مالکوں کو مسکین کہا گیا ہے (۱۸/۹) اور دینداری میں "مسکین" وہ لوگ ہیں جو تبلیغ دین کی جد وجہد میں اسباب کی عدم فراہمی کی وجہ سے دل مسوس کر رہ جاتے ہوں۔ مولینا آزاد نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن میں مسکین کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ تمام افراد جو خدمت دین و امت کے لئے وقف ہو جائیں اور معیشت کا کوئی سامان نہ رکھتے ہوں "مسکین کی تعریف میں داخل ہیں۔

(۳) وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا ۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا عملہ۔ یعنی محکمہ زکوٰۃ کے ملازمین یا وہ خدام الدین جو زندگی وقف کر کے رقوم زکوٰۃ فراہم کر کے خدمتِ دین کر رہے ہوں۔

(۴) وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ :- یعنی ایسے لوگ جن کی تالیف قلب مقصود ہو۔ سب سے پہلے تو وہ نو مسلم جو تبلیغ اسلام کے نتیجہ میں مشرف بہ اسلام ہو کر اسبابِ دنیا اور اعزا و اقارب سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اُن کی علمی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے اور مادی کمزوری دور کرنے کے لئے امداد دینا۔ ان کے علاوہ جو غیر مسلم

متلاشی حق ہیں ان کے لئے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت، کانفرنسوں، جلسوں، لنگر خانوں اور مذاہب عالم کے مدارس (جہاں فرقہ بندی سے پاک ہوکر اسلام کے بنیادی اُصولوں کی ٹھوس تعلیم دی جائے اور مذاہبِ علم کا تقابلی مطالعہ کروا کے طلباء میں عالمگیر تبلیغ اسلام کی صلاحیت پیدا کی جائے) قائم کرنے کے لئے رقوم زکوٰۃ مبلغینِ اسلام کو فراہم کرنا تاکہ متلاشیانِ حق کی تالیف قلب ہوکر اشاعتِ اسلام ہوسکے۔

(۵) وَفِي الرِّقَابِ - یعنی اسیرانِ جنگ (غلام) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اغیار کے شکنجہ میں پھنسے ہوئے مجاہدین قیدیوں کو فدیہ دے کر آزاد کرانا اور اگر ایسی صورت حال نہ ہو تو انسانیت کو کفر کی ذہنی غلامی سے چھڑانے کے لئے دینی لٹریچر کی اشاعت اور مبلغین کی امداد۔ تاکہ وہ اپنے عملی و اخلاقی نمونے اور عمدہ نصائح و تبلیغ سے مادہ پرستی کی غلام دُنیا کو خالق حقیقی کی حضوری میں لاسکیں۔

(۶) وَالْغَارِمِينَ :- مقروض۔ دنیاداری میں معاشی مجبوری اور مالی کمزوری کے سبب مقروض لوگ ورنہ در اصل وہ متوکل مبلغین اسلام جو اللہ رب العالمین کے دین کے تقاضوں کو سمجھ کر اس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کے سبب مالی مشکلات کا شکار ہوکر مقروض ہوگئے ہوں۔

(۷) وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ :- حربی کافروں کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے مجاہدین کی امداد۔ بہ صورتِ دیگر دین کی راہ میں حائل باطل طاقتوں کے مقابلہ میں تمام صلاحیتیں غلبۂ اسلام کی خاطر صرف کرنے والے مبلغین کی مدد

(۸) وَابْنِ السَّبِيلِ :- راستہ کا بیٹا۔ یعنی غریب الوطن مسافر۔ جو مالی پریشانی میں مبتلا ہوں۔ ورنہ درحقیقت اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے دردر مارے پھرتے ہوئے متوکل

فقراء مبلغین اسلام۔

تقسیم زکوٰۃ کی ان آٹھوں مدات پر تفصیلی غور سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رقوم زکوٰۃ اسلام کی تبلیغ اور ملت کی تنظیم کے لئے ہیں۔ اسی بناء پر حال ہی میں تقسیم زکوٰۃ پر شیخ الازہر نے درج ذیل فتویٰ دیا ہے:۔

"زکوٰۃ کی رقوم خواہ کسی خطّہ سے اکٹھی کی گئی ہوں کسی بھی مقام پر خرچ کی جاسکتی ہیں، بشرطیکہ خرچ کا مقصد بہبودیٔ مسلمانان یا تبلیغ اسلام ہو۔" (روزنامہ ڈان ۸ر فروری ۱۹۶۱ء)

قرنِ اولیٰ میں بیت المال میں جمع شدہ رقوم زکوٰۃ کا بہت بڑا حصہ غیر مسلموں میں اشاعتِ اسلام یا حربی کافروں کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ پر خرچ کیا جاتا تھا۔

تقسیم زکوٰۃ کے سلسلہ میں بعض لوگ۔ پہلے خویش بعدہٗ درویش کی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ہم ان پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ حق انہیں اپنے مال پر ہے یعنی اس مال پر جو زکوٰۃ نکالنے کے بعد ان کے پاس باقی بچتا ہے۔ اللہ کے مال (زکوٰۃ) کو نہیں۔ اللہ کے بتائے ہوئے قوانین کے تحت ہی خرچ کرنا ہوگا۔ پہلے خویش والی مد خیرات کی ہے۔ زکوٰۃ کی نہیں۔ یوں تو اس کی جزوی وضاحت آیات ۲ بقرہ/۲۱۵ ، ۴ النساء/۳۶ ، ۱۶ النحل/۹۰ ، ۱۷ بنی اسرائیل/۲۶ ، ۲۴ النور/۲۲ ، ۳۰ روم/۳۸ میں بھی کی گئی ہے لیکن تفصیل سے ۲ بقرہ/۱۷۷ میں اس مسئلہ کو سمجھایا گیا ہے۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى	(نیک وہ ہے جو) .... اللہ کی راہ میں اپنا پسندیدہ
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ	مال رشتہ داروں اور یتیموں پر مسکینوں پر اور مسافروں

وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ
(بقرہ ۲/۲۲)

پر مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور جنگی قیدیوں (غلاموں) کی رہائی پر خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے ۔

ان آیات میں خصوصاً دو باتیں قابلِ غور ہیں ایک تو یہ کہ یہاں اٰتَى الْمَالَ کے الفاظ آئے ہیں زکوٰۃ یا صدقات کا لفظ نہیں لایا گیا۔ دوسرے۔ تمام اخراجات کی مدات گنانے کے بعد ہی وَاٰتَى الزَّكٰوةَ فرماکر واضح کیا ہے کہ عزیز و اقربا، یتیموں اور مسکینوں کو یہ ساری دان دہش اسی وقت نتیجہ خیز ثابت ہوگی جب اصل مال کی زکوٰۃ نکالی گئی ہو۔

دیندار انجمن سنہ ۱۹۲۴ء سے ہر ممکنہ قوت سے غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دے رہی ہے غیر منقسمہ ہندوستان میں ان متوکل فقراء مبلغین اسلام کی تبلیغی کوششوں سے سیکڑوں، بڑے بڑے پنڈت اور مٹھ پتی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ تقسیم ہند سے ایک سال قبل بانیٔ تحریک سید السادات الحسینی حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور قدس اللہ سرہ العزیز کے ایماء پر دیندار انجمن کے وفود راجگان ہند کے درباروں میں دعوتِ اسلام لے کر پہونچے اور انھیں وعید کی کہ بصورت انکار تمہارا تخت رہیگا نہ تاج۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس کی عملی تفسیر میں ایک ایک کرکے بھارت کے تمام راجہ مہاراجہ ختم کردیئے۔ **مملکت** برطانیہ کو وائسرائے ہند ڈیوک آف گلوسسٹر اور کرپس مشن کے ذریعہ دعوتِ اسلام دی گئی اور وعید کی گئی کہ بصورت انکار جس مملکت میں آج سورج نہیں ڈوبتا اس مملکت کا سورج ڈوب جائیگا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور حکومتِ برطانیہ کا اقتدار ختم ہوا۔

(یہ خطوط انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع کردیئے جائیں گے)

سابق صدر امریکہ ڈوائٹ ڈی آئزن ہاور جب بحیثیت صدر امریکہ اپنے تاریخی دورہ پر پاکستان آئے تو انھیں بھی دلائل و براہین کے ساتھ دعوتِ اسلام دی گئی

ملکہ الزبتھ کے حالیہ دورۂ پاکستان کے وقت دیندار انجمن کے سابقہ تبلیغی خطوط کی نقول کے ساتھ انھیں متوجہ کیا گیا کہ فقراء کی مخلصانہ دعوتِ حق کو قبول نہ کرنے کے نتیجہ میں حکومتِ برطانیہ نے جو نقصان اٹھایا ہے اب بھی قبول اسلام سے اس کی تلافی ہوسکتی ہے۔

بھارت کے مشہور مذہبی رہنما اور گاندھی جی کے جانشین اچاریہ ونوبا بھاوے جب اپنی بھودان پدیاترا کے سلسلہ میں مشرقی پاکستان سے گزرے تو انھیں بھی تیس صفحات پر مشتمل دعوت نامہ اسلام بھیجا گیا (جو دیندار انجمن کی طرف سے کتابی صورت میں شائع کردیا گیا ہے)

بھارت میں اب بھی ہمارے ساتھی اقوامِ ہند کو تبلیغی دورہ کرکے ہر سال بڑے پیمانہ پر سہ روزہ بین الاقوامی مذہبی کانفرنس منعقد کرکے مسلسل دعوتِ اسلام دے رہے ہیں

الغرض ہم فقراء اپنے تبلیغی فریضہ سے کسی لمحہ غافل نہیں۔ ہمارا گزشتہ ۴۰ سالہ عمل گواہ ہے کہ **ہم لوگ فرقہ بازی۔ فرقہ سازی۔ فرقہ پرستی کی لعنتوں سے پاک** ہیں۔ اور حسبِ فرمان سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہر کلمہ گو اہلِ قبلہ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا مسلک اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ (کافروں پر سخت) رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (آپس میں نرم) ہے۔ ہم اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (مومنوں کے سامنے بازو جھکائے ہوئے) اور اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (کافروں کے مقابلہ میں غالب) ہیں۔ وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ کے حکم کے تحت ہم کبھی کسی حکومت کے باغی نہیں رہے۔ ہمارا مسلک کبھی سیاسی نہیں رہا ہم مومنانہ فراست سے چلتے ہیں۔

ہم نے تبلیغ کو ورثۂ انبیاء پاکر اپنی زندگیاں تبلیغِ دین کے لئے وقف کی ہیں۔ انبیائے کرام اور اولیائے عظام دنیاوی حکومتوں میں رجسٹرڈ نہیں تھے۔ ان کی رجسٹری آسمانی دفتر میں تھی۔ ہم بھی گزشتہ ۴۰ سال سے متوکّل علی اللہ کام کر رہے ہیں اور کبھی کسی دنیاوی حکومت میں رجسٹرڈ نہیں ہوئے، ہماری رجسٹری بھی آسمانی دفتر میں ہے۔ اس لئے جو لوگ گورنمنٹ کے انکم ٹیکس سے بچنے کے لئے صرف رجسٹرڈ اداروں کو زکوٰۃ دینا چاہتے ہیں ہم سے تعاونِ عمل کرتے وقت یہ ضرور سوچ لیں کہ دیندار انجمن، انکم ٹیکس بچوانے کے لئے رقوم زکوٰۃ نہیں وصول کرتی بلکہ زکوٰۃ کو مالی عبادت کی حیثیت سے (اللہ کی راہ میں خرچ کرواتی ہے اور محض زکوٰۃ ہی نہیں بلکہ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبہ ۱۱۱) (اللہ تعالیٰ نے جنت کے عوض مومنوں کے جان و مال خرید لئے ہیں) کے وعدہ پر غیر مسلموں میں اللہ کے دین کی اشاعت کے لئے ہر ممکنہ جانی و مالی ایثار کی دعوت دیتی ہے۔

فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

انتباہ

إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۳۹ التوبہ)	اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہ نکلو گے تو وہ تم کو المناک عذاب دیکر تمہاری جگہ دوسری قوم بدل لائے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے لائحہ عمل مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (۲۹ الفتح) (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے رفقاءِ کار، کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل) پر عمل پیرا نہ ہونے اور فریضۂ تبلیغ سے غفلت برتنے کے نتیجہ میں مسلمان داخلی خلفشار کا شکار ہو کر کافروں کو مسلمان کرنے کے بجائے آپس میں ایک دوسرے کی تکفیر میں لگ گئے اور فرقہ واریت کی وبا اس شدت سے پھیلی کہ کروڑوں روپے کے مالی ایثار سے قائم کی ہوئی مساجد اور دینی درسگاہوں کی اکثریت "فرقہ وارانہ ہنگامہ آرائیوں کا مرکز" اور "کافرگری کی تربیت گاہ" بن کر رہ گئی۔ مسلمانوں کی اس غفلت اور انتشار سے فائدہ اٹھا کر سینٹ پالی مسیحی مشنریوں (جنہیں غلط طور سے عیسائی مشنری کہا جاتا ہے) کی فوج ظفر موج، بے پناہ بیرونی امداد کے سہارے اس سرگرمی سے آگے بڑھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے پاکستان میں مسیحیوں کی تعداد اسّی ہزار سے بڑھ کر آٹھ لاکھ تک جا پہنچی۔

لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل	خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز
حکمتِ مغرب سے ملّت کی یہ کیفیت ہوئی	ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

اسلام، اللہ کا دین ہے اسے تو کوئی نہیں مٹا سکتا، لیکن مالکُ الملک کی مشیّت کے تحت مسلمان اپنی بے عملیوں کے نتیجہ میں اکثر مٹایا گیا اور پھر دوسری قوموں کو مشرّف بہ اسلام کر کے ان سے تبلیغ کا کام لیا گیا۔ اس لئے اگر ہم اب بھی خوابِ غفلت سے نہ چونکے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری بجائے کسی اور زندہ قوم کا انتخاب عمل میں آجائے۔

تو نہ مٹ جائیگا ایران کے مٹ جانے سے — نشۂ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے
ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے — پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

پاکستان کی حالیہ مردم شماری کی سرکاری رپورٹ کی رو سے گزشتہ **دس سال میں عیسائیوں کی تعداد میں جو حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے** اس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

مشرقی پاکستان	۸ر۳۹ فی صد	کل پاکستان	۸ر۳۵ فی صد
مغربی پاکستان	۹ر۳۴ فی صد		

مغربی پاکستان میں عیسائی آبادی کے اضافہ کی ضلع وار تفصیلات

پاکستان کا موجودہ صدر مقام یعنی ضلع راولپنڈی	۶ر۲۷۳ فی صد		
ضلع ملتان	۹ر۴۷ فی صد	ضلع منٹگمری	۶ر۳۵ فی صد
ضلع شیخوپورہ	۲ر۴۰ فی صد	ضلع لاہور	۷ر۲۷ فی صد

مشرقی پاکستان میں عیسائی آبادی کے اضافہ کی ضلع وار تفصیلات

چٹاگانگ کا پہاڑی علاقہ کا ضلع	۱۷۱ فی صد	ضلع دیناجپور	۱۳۴ فی صد
ضلع رنگپور	۱۶۰ فی صد	ضلع پبنہ	۸۷ فی صد

یکم فروری سنہ ۱۹۶۱ء تک پاکستان میں عیسائی آبادی ۷،۳۲،۷۸۷ (سات لاکھ بتیس ہزار سات سو ستاسی)۔

اسی سرکاری رپورٹ میں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء میں یہاں کی عیسائی آبادی کا فی صد تناسب صرف ۷۰ر تھا۔ **لیکن حالیہ سالوں میں**

ان کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان میں عیسائیت نے، تمام مذاہب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ تیز رفتاری سے ترقی کی ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء سے سنہ ۱۹۶۱ء کے درمیان عیسائی آبادی میں ۲۳ گنا اضافہ ہوا ہے اور مجموعی تناسب آبادی کے لحاظ سے ان کا تناسب دس گنا بڑھا ہے۔ عیسائیوں کی زیادہ تعداد مغربی پاکستان میں آباد ہے۔ ان کی سب سے زیادہ تعداد ضلع لاہور میں ہے (جو قلبِ پاکستان کہلاتا ہے!) مشرقی پاکستان میں اگرچہ ان کی تعداد کم ہے لیکن وہاں ان کے بڑھنے کا فی صد تناسب زیادہ تیز رہا ہے۔

(ملاحظہ ہو مردم شماری کی سرکاری رپورٹ نمبر ۲ صفحہ ۱۹ شائع کردہ سنسر کمشنر آفس وزارت داخلہ پاکستان)

کینڈا کے مشہور مسیحی جریدہ پراسپکٹر کی اکتوبر سنہ ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ تقسیم ہند (اگست سنہ ۱۹۴۷ء) کے وقت پاکستان میں عیسائیوں کی تعداد اسی ہزار (۸۰۰۰۰) تھی جو سنہ ۱۹۵۸ء تک اسی ہزار سے بڑھ کر دو لاکھ اٹھاسی ہزار دو سو ترسٹھ تک پہونچ گئی اور پھر (پاکستان کی مردم شماری کی سرکاری رپورٹ کی رو سے) یکم فروری سنہ ۱۹۶۱ء تک سات لاکھ بتیس ہزار سات سو ستاسی، ہو گئی۔ یہ سب **کچھ یکم فروری سنہ ۱۹۶۱ء تک کی تفصیلات ہیں،** باقی سنہ ۶۱ء، سنہ ۶۲ء اور سنہ ۶۳ء میں اس میں جو کچھ اضافہ ہوا ہوگا اس کا اندازہ گزشتہ تفصیلات سے بہ آسانی لگایا جا سکتا ہے۔

صرف مغربی پاکستان میں ۱۰۵ مشن اسکول ہیں۔ جن میں سے ۱۵ کراچی، ۱۴ لاہور، ۲۶ پشاور، کوئٹہ اور ۱۶ حیدرآباد ریجن میں ہیں (انگریزی روزنامہ ڈان کراچی - ۲۳ جون ۱۹۶۲ء)

گزشتہ دس سال میں بیرونی مشنری تنظیمات نے ہندوپاکستان میں سینٹ پالی عیسائیت کے پروپیگنڈے پر دو ارب روپے (۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰) کی خطیر رقم خرچ کی۔ (ترجمان القرآن مارچ ۱۹۶۱ء صـ۳۱)

بلجیم کے مشہور نوبل پرائز ہولڈر فادر پیر نے چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) کے دو گاؤں گوہیرا اور سیتاپور "جزیرۂ امن" بنانے کے لئے منتخب کئے ہیں اس پر دس لاکھ ڈالر کی خطیر رقم خرچ کی جائے گی۔ فی الوقت ان دونوں گاؤں کی پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) آبادی میں ایک بھی عیسائی نہیں بلکہ نوّے (۹۰) فی صد مسلمان اور دس فی صد ہندو اور بدھ ہیں (ڈان ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء اور ڈان ۴ جولائی ۱۹۶۲ء)

اللہ رب العالمین نے چودہ سو سال پہلے الفقر فخری (میرا فخر فقیری ہے) کہنے والے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی بعثت فرماکر مکہ معظمہ کو "بلدالامین" امن کا شہر کا مقام عطا کیا تھا اب بندۂ تثلیث فادر پیر دس لاکھ ڈالر کا حسن برسا کر دنیا میں مسلمانوں کی سب سے بڑی مملکت خداداد پاکستان کے دو گاؤں کو "جزیرۂ امن" بنادیں گے!! ان بھولے مسلمانوں کو کون سمجھائے کہ جن قوموں نے ایٹم کی جہنم بھڑکا کر دنیا بھر کا امن غارت کر دیا ہے، وہ

"غارت گرانِ امن" "جزیرۂ امن" کیوں کر بنائیں گے!

پاکستان میں عیسائی آبادی کے اضافہ کی اگر یہی رفتار رہی تو وہ دن دور نہیں جب یہ فتنۂ ارتداد پاکستان کو سینٹ پالی مسیحی کالونی بنا کر رکھ دے گا۔ یہاں تک تو نوبت پہنچ چکی ہے کہ گذشتہ سال پاکستان میں عیسائیوں کی "انجمن فلاح و بہبود" نے گورنر مغربی پاکستان سے اپیل کی تھی کہ "قیام پاکستان اور اس کی ترقی کے سلسلہ میں پاکستانی عیسائیوں کی وفاداری اور خدمات کے اعتراف کے طور پر (!) ان کا ایک نمائندہ مغربی پاکستان کی کابینہ میں شامل کیا جائے"۔
(روزنامہ جنگ ۲۹ مئی ۱۹۶۲ء)

۲۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو پاکستانی مسیحیوں کے رہنما اور سابق صوبائی نائب وزیر جوشا فضل الدین نے اُس وقت پاکستان مسلم لیگ کے نائب صدر۔ مولینا اکرم خاں سے ایک کھلے خط میں مطالبہ کیا تھا کہ ڈھاکہ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں، پاکستانی اقلیتوں کو حکومت میں مناسب حقوق اور نمائندگی دینے کی تجویز بھی پاس کی جائے۔ (ڈان اکتوبر ۲۷، ۱۹۶۲ء) جوشا فضل الدین صاحب کو جس اقلیت کی نمائندگی کی خصوصی فکر ہے، اظہر من الشمس ہے۔

پاکستانی مسیحی "مسٹر انتھونی۔ ڈی۔ سوزا۔ کی چند سال قبل شائع شدہ دستخطی تقریر کے درج ذیل اقتباس سے پاکستانی مسیحیوں کے مستقبل کے عزائم کی عکاسی بہ خوبی ہو جاتی ہے:-

۔ آج مغربی پاکستان میں عیسائیوں کے پورے پورے گاؤں معرضِ وجود میں آ چکے ہیں۔۔۔۔ پاکستان نے عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کا خیر مقدم کیا ہے۔ اربابِ اقتدار نے ممنونیت کے ساتھ دستِ اعانت آگے بڑھایا ہے۔ عیسائی اقلیت صرف بڑے شہروں ہی میں فعّال و سرگرمِ کار نہیں ہے۔ بلکہ ملک بھر کے دیہات میں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے جھونپڑے اور ڈیرے بھی شامل ہیں۔ عیسائی مدرّس، ڈاکٹر، نرسیں اور قانون داں موجود ہیں۔ ان آبادیوں کی اکثریت کا دارومدار ایسے فنڈز (یہ فنڈ بیرونی ممالک سے درآمد ہوتے ہیں اور ان کی مقدار کئی ملین ڈالر تک پہنچتی ہے) پر ہے جو عیسائی فرقوں کے ساتھ ملحق ہیں اور جن کا کوئی بوجھ قومی بجٹ پر نہیں پڑتا (!)۔۔۔۔ یہ امر محتاجِ بیان نہیں کہ بے شمار عیسائی لڑکیوں نے نرسنگ کا پیشہ اختیار کر لیا ہے۔ انسانی ازدواج کو اپنے مذہب کے حق میں فتح کرنے کا ایک ذریعہ، جس کے بارے میں نو آبادکاروں کو انتہائی زوردار وعظ پادریوں کی جانب سے پلائے گئے۔ وہ۔ دیگر اقوام سے شادی بیاہ کا رشتہ ہے۔ چنانچہ لعینہٖ خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں اور اب پاکستان میں ہماری ایک بڑی قوم وجود میں آ چکی ہے۔۔۔۔۔ عیسائیت کا مستقبل پاکستان میں روشن ہے۔ یہاں کا مسیحی اپنے دوگونہ ورثہ کا وارث بن کر آہستہ آہستہ ملّی برادری کے اندر اپنا جائز اور طاقت ور مقام حاصل کر رہا ہے۔ ایک نسل گزرنے کے بعد ظاہر ہے کہ یہ فرقہ اس سے بہت زیادہ خدمات انجام دے گا جتنی کہ وہ اس وقت دے رہا ہے (ترجمان القرآن اپریل ۱۹۶۱ء ص ۲۳-۲۴)

سب سے خطرناک ان باطنی عیسائیوں کا گروہ ہے جن کا نام اور شمار تو مسلمانوں میں ہے لیکن دل و دماغ پر عیسائیت کارفرما ہے۔ کیوں کہ کارپردازانِ مسیحیت کو ان کے اربابِ حل و عقد کی طرف سے یہ خصوصی ہدایات ملتی رہی ہیں کہ :- "اگر مسلمان نصرانیت قبول نہیں کرتے تو کوئی پرواہ نہیں تم اپنا کام جاری رکھو اور ان کے دلوں میں اسلام کے متعلق مختلف قسم کے شکوک و شبہات پیدا کرتے رہو۔ اگر تم اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گئے تو یہ تمہاری عظیم فتح ہو گی۔ تم ان لوگوں کو عیسائی بنائے بغیر ان سے عیسائیت کی ایسی خدمت لے سکو گے جو خود عیسائی بھی اپنے مذہب کے لئے نہ کر سکیں۔ اور اس غرض کے لئے اگر تمہیں مسیحی اصولوں کے اندر کچھ لچک بھی پیدا کرنی پڑے تو بلا تکلف پیدا کر دو (ترجمان القرآن اپریل ۱۹۶۱ء ص ۱۲-۱۳)

اس مقصد کے لئے مشنری اسکولوں کی قتل گاہیں بڑا اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ کیوں کہ آئندہ نسل جن کے ہاتھوں میں مستقبل قریب میں پاکستان کی باگ ڈور ہو گی۔ اس کا تقریباً اسّی (۸۰) فی صد حصّہ جس کی اکثریت پاکستان کے با اختیار اور سرمایہ دار طبقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ انہی مشن اسکولوں میں پڑھ رہا ہے۔

نصرانی پروپگنڈہ کی طاقت کا اندازہ صرف اس ایک مثال سے لگایا جا سکتا ہے کہ "واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی" کے پندرہ روزہ جریدہ۔ THE WATCHTOWER کا صرف ۱۵ دسمبر ۱۹۶۲ء کا شمارہ

انتالیس (۳۹) لاکھ کی تعداد میں دنیا کی ۶۵ زبانوں میں شائع ہوا ہے اور یہ اس شمارہ کی جلد نمبر ۸۳ ہے۔ دوسرا میگزین AWAKE! ۲۲ دسمبر ۶۲ء کا شمارہ دنیا کی پچیس (۲۵) زبانوں میں چھتیس لاکھ پچاس ہزار (۳۶۵۰۰۰۰) شائع ہوا ہے اور یہ اس شمارہ کی جلد نمبر ۴۳ ہے۔ اسی سوسائٹی نے صرف سولہ (۱۶) مہینہ میں پوری بائبل کی پچیس لاکھ (۲۵۰۰۰۰۰) جلدیں شائع کر کے تقسیم کی ہیں۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ صرف ایک مسیحی فرقہ کا ہے۔ اس سے کل مسیحی پروپگنڈے کی قوت کا اندازہ لگا لیجئے۔

کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ فرقہ واریت کی لعنت سے پاک ہو کر۔ ہر کلمہ گو اہل قبلہ کو مسلمان تسلیم کر کے، عالم گیر اشاعتِ اسلام کے لئے دیوانہ وار قدم اٹھایا جائے! "تبلیغی مرکز" دیندار انجمن اس عظیم تبلیغی جدوجہد کے لئے ہر مسلمان کو دامے، درمے، قدمے، سخنے، تعاونِ عمل کی دعوت دیتا ہے۔

الداعی الی الخیر

فقیر سعید بن وحید (علیگ) بی۔اے

مبلغ اسلام و نگران تبلیغی مرکز دیندار انجمن

"تبلیغی مرکز" دیندار انجمن کا مختصر تعارف

"تبلیغی مرکز" دیندار انجمن، نہ خیراتی ادارہ ہے، نہ سیاسی اکھاڑہ، بلکہ ٹھیٹھ تبلیغی مقاصد کا حامل ہے۔ اس کا ہر فرد خود ہر امکانی جانی و مالی ایثار کر کے ہر مسلمان کو اقوام غیر میں اشاعت اسلام کے لئے ایثار جان و مال کی دعوت دیتا ہے اور فرقہ واریت کا زہر پھیلانے والوں کی خدمت میں مودبانہ عرض کرتا ہے کہ ؎

فرقوں سے نہ شیرازہ پریشان کرو — ملت پہ خدارا یہی احسان کرو
ہے سہل مسلمان کو کافر کہنا — ہمت ہے تو کافر کو مسلمان کرو

طریق کار

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آغاز اسلام سے آج تک کبھی کسی کافر نے کافر رہتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہا۔ اس لئے جو شخص بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ خواہ کتنے ہی غلط عقائد و مسلک کا حامل ہو، اپنی دانست میں اسی عقیدہ اور مسلک کو عین اسلام سمجھے ہوئے ہے اس لئے اس کے اس جذبۂ ایمانی کی ناقدری کر کے اسے کافر کہنا اس کے دل کو ٹھیس لگا کر اس کے نفس کو ضد اور ہٹ دھرمی پر ابھارتا ہے۔ لہٰذا "تبلیغی مرکز" دیندار انجمن کا طریق کار یہ ہے کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اسے مسلمان تسلیم کر کے، برادرانہ انداز میں اصلاح و عمل کی کوشش کی جائے اور جو اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتا۔ اسے ہر ممکنہ طریقہ سے قبول اسلام کی دعوت دیجائے۔"

اغراض و مقاصد

(۱) حضور منبع انوار خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

میں گستاخی کرنے والوں یا آپؐ کی کسی طرح سے ہتکِ عزت کرنے والوں کی ہر ممکنہ طریق سے اصلاح کرنا۔

(۲) دہریت، لادینیت اور سینٹ پالی مسیحیت (جسے غلط طور پر عیسائیت کا نام دیا جاتا ہے) کے فتنوں کا ہر امکانی سدِ باب کرنا۔

(۳) مسلمانوں کو مغربی تہذیب کی اندھی تقلید سے چھڑا کر شعائر اسلامی کا پابند بنانا۔

(۴) اسلامی حقائق کو دلائل و براہین کے ساتھ اس انداز میں پیش کرنا کہ موجودہ سائنس زدہ ذہنوں میں اُتر سکیں۔

(۵) ایسی علمی اور عرفانی تقاریر کا انتظام جن میں قرآن حکیم کی روشنی میں مسائل حاضرہ کا حل پیش کیا جائے، نہ کہ قرآن و حدیث کی آڑ میں فرقہ واریت کا زہر اُگل کر ملت زدہ پریشان کیا جائے اور محض اوراد و وظائف کی سستی جنت بتا کر مسلمانوں کی قوتِ عمل شل کی جائے۔

(۶) عربی کو بین الاسلامی زبان کی حیثیت سے مسلمانانِ عالم کی متفقہ زبان کے طور پر عام کرنے کی پوری پوری کوشش۔ تاکہ فہم قرآن اور ہم زبان دونوں مقاصد پورے ہوں۔

(۷) متلاشیانِ حق کو دعوت اسلام دینے کے لئے ایک تبلیغی جریدہ کا اجراء

(۸) مدرسہ مذاہب عالم کا قیام۔ جہاں فرقہ واریت سے پاک رکھ کر طلبا کو بین المذاہب مطالعہ کرایا جائے تاکہ ان میں اقوامِ غیر میں اشاعت اسلام کا جذبہ اور صلاحیت پیدا ہو۔

(۹) مذاہب عالم کے تقابلی مطالعہ کے لئے بین المذاہب دارالمطالعہ " کا قیام

(۱۰) نظام خلافت کے احیاء اور وفاق عالم اسلامیہ کے قیام کیلئے پوری قوت سے جدّوجہد تاکہ مسلمانانِ عالم ایک مرکز پر جمع ہو کر اقوام عالم کو دعوت توحید دے سکیں۔

شرائطِ رکنیت

ہر بالغ مسلمان مرد و عورت " تبلیغی مرکز" دیندار انجمن کا ممبر بن سکتا ہے بشرطیکہ:

۱۔ حسب فرمان رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہر کلمہ گو اہل قبلہ کو مسلمان تسلیم کرتا ہو اور اس کے ہاتھ، زبان اور قلم "مسلمانوں کی کافر گری" سے رکے ہوئے ہوں۔

۲۔ قومی، وطنی، لونی، لسانی، خاندانی فخر و مباہات کی تنگ نظریوں کا شکار نہ ہو اور اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہو) کے اصول پر تقویٰ کو معیار بزرگی قرار دیتا ہو۔

۳۔ اس کی زندگی کا مقصد کافروں کو مسلمان کرنا ہو نہ کہ مسلمانوں کو کافر قرار دینا

۴۔ ایمان و عمل میں یکسانیت پیدا کرنے کی ہر امکانی کوشش کرتا ہو۔

۵۔ فرقہ بازی، فرقہ سازی، فرقہ پرستی کی لعنت سے پاک ہو کر ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ (۲۲/۷۸ الحج) کے حکم کی تعمیل میں اپنے آپ کو صرف مسلمان کہلانے میں خوش ہو۔

۶۔ اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ جانی و مالی ایثار کے لئے تیار رہو۔ اور " تبلیغی مرکز" دیندار انجمن کے نظم و ضبط کا پابند رہے۔

واسلت اور ترسیل زر کا پتہ:۔

سعید بن وحید (علیگ) بی۔اے۔ مبلغ اسلام
نگران "تبلیغی مرکز" دیندار انجمن
این۔ ۱۱۵۔ کورنگی ۳۔ کراچی ۳۱ (مغربی پاکستان)

جواب طلب امور کے لئے جوابی ٹکٹ آنا ضروری ہے